سوال

(159)انگشت شہادت کس وقت اٹھانی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین حنفیہ اس مسئلہ میں کہ انگشت شہادت اٹھانی وقت تشہد یعنی لا الہ اللہ کہنے کے مذہب حنفی میں سنت مستحب ہے یا حرام مکروہ ہے اور جو کوئی یہ بات کہے کہ رفع سبابہ میں انگلی کاٹنی آتی ہے وہ شخص گنہگار ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہیے کہ امام ابویوسف امالی کتاب اپنی میں اور امام محمد موطا میں دونوں صاحب کہ جو شاگرد رشید امام اعظم کے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے رفع سبابہ مروی اور منقول ہے اور ہم لوگ بھی اس پر عمل کرتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا ہے۔چنانچہ فتح القدیر و عینی و امیر الحاج و زیلعی والبحر الرائق و نہر الفائق و ملتقط دشمنی و نجم الدین الزاہدی و علامہ حلبی و بہنسی و ابراہین حلبی وغیرہ نے روایة و درایة رفع سبابہ کو نقل کیا ہے اور اس باب میں علماء کوفہ و علماء نے مدینہ وغیرہ سے بہت سے اخبار و آثار مروی اور منقول ہیں۔

اور ملا علی قاری اور ملا عابد سندی و امین الدین شامی نے اٹھائیس صحابہ سے روایت کی ہے اور رفع سبابہ میں ائمہ اربعہ و علمائے مقلدین اہل مذہب کے سب متفق ہیں، اس میں اور ائمہ اربعہ وغیرہ کا اختلاف نہیں اور منع رفع سبابہ میں کوئی قول صحابی مذکور اور منقول نہیں تو اٹھانا اس کا مستحب آکد اور موجب ثواب کثیر ہے اور خلاصہ کیدانی والے سے یا اور علماء سے اس باب میں خطاء واقع ہوئی ہے، اس کے حرام مکروہ لکھنے میں تو قول مانعین کا اور حرام مکروہ کہنے والے کا از روئے دلائل شرعیہ کے محض باطل ہے، نزدیک علمائے محققین حنفیہ کے اور جو شخص بعد مطلع ہونے روایات فقہیہ اور احادیث نبویہ کے حرام کہے اور منع کرے، وہ مردود اور گمراہ ہے، خوف کفر کا ہے اس پر از روئے اہانت اور حقارت کے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

(ترجمہ) ''جو تم کو آنحضرت ﷺ دے اسے لے لو اور جس سے منع کریں، اس سے باز آجاؤ۔فتح القدیر میں ہے انگلی سے اشارہ کرنا درست ہے اور یہی امام ابوحنفیہ سے مروی ہے جیساکہ امام محمد نے بیان کیا ہے اور اس کی ممانعت کرنا روایت اور درایت دونوں کے برخلاف ہے، مجتبی میں ہے، اس کے سنت ہونے پر تمام روایات متفق ہیں، کوفیوں اور مدنی لوگوں کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور احادیث و آثار اس کے متعلق بہت زیادہ ہیں، عینی نے اس کو مستحب کہا ہے اور صاحب محیط نے سنت در مختار میں ہے کہ یہی صحیح ہے کہ یہ سنت ہے، متاخرین شراح مثلاً کمال، حلبی، نہسی، باقلانی اور شیخ الاسلام وغیرہ نے اس کی خوب تحقیق کی ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے اور امام محمد، امام ابویوسف اور امام ابوحنیفہ کا یہی مذہب ہے، خانیہ میں ہے کہ لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی کا اٹھانا سنت ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، امام ابویوسف فرماتے ہیں کہ آخری دو

انگلیاں بند کرلے اورانگوٹھے اوردرمیانی انگلی کا حلقہ بنالے اورسبابہ سے اشارہ کرے۔

اگر کوئی سوال کرے کہ کیدانی نے غرائب میں اس کوافعال محرمہ سے شمار کیا ہے تواس کا جواب یہ ہے کہ نص اوراقوال ائمہ کے برخلاف ان کا قول مردود ہے، اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی اوراس کی ممانعت میں کوئی حدیث قابل اعتبار نہیں ہے اور امام صاحب اورصاحبین کے قول کے برخلاف ان کے قول کی کیا حقیقت ہے۔ درمختار کی شرح طوالع الانوارمیں ہے کہ تشہد میں انگلی اٹھانے کے متعلق ستائیس صحابہ سے روایات منقول ہیں۔ ملاعلی قاری نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔''

پھر جوکوئی باوجوداحادیث اوراقوال وافعال صحابہ کرام ومجتہدین عظام اوردیگرعلمائے اعلام کے حرام کہے اورانگلی کاٹنے کا قائل ہواوراعتقادرکھتا ہومردوداوربڑاجاہل بے وقوف ہے، ایسے جاہل کے قول کا ہرگزاعتبارنہ کرناچاہیے اوراس قدردیندارمنصف کوکافی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الراقم العاجزمحمدنذیرحسین عفی عنہ فی الدارین۔ (سید محمدنذیر حسین) (اسدعلی)

فتاوی نذیریہ

جلد01